سبق نمبر	سبق کا نام	زبان کی مہارتیں				عملی سرگرمیاں
		سننا/بولنا	پڑھنا	لکھنا	اصناف/قواعد/اسلوب	
۱۱	نظم کا ارتقاء	نئے الفاظ گفتگو میں شامل کرنا	نظم (مضمون)	متن کی تفہیم	نظم	ادبی حوالوں سے تاریخ سمجھنا

سبق ۱۱

نظم کا ارتقاء (خلاصہ)

اس سبق میں اردو نظم کی تاریخ بتائی گئی ہے کہ اس نے کس طرح سفر کیا اور نظم کو عروج حاصل ہوا۔سبق میں بتایا گیا ہے کہ اردو شاعری کی عمر تقریباً سات سو سال ہے اور اردو کے پہلے قابل ذکر شاعر امیر خسرو ہیں۔اس کے بعد اردو نظم سفر کرتی ہوئی عادل شاہی دور تک پہنچ گئی۔شاعری چونکہ ہر قسم کے جذبات کے اظہار کا سب سے مضبوط وسیلہ تھی اس لیے اسے بہت عروج حاصل ہوا۔

قلی قطب شاہ کو پہلا صاحب دیوان شاعر کہا جاتا ہے۔ان کی اس کلیات میں دیگر اصناف کے علاوہ نظمیں بھی بڑی تعداد میں شامل ہیں۔اردو شاعری کا یہ سفر جاری رہا اور شمالی ہند تک پہنچ چکی تھی۔اب اردو کی دیگر اصناف کے ساتھ نظمیں بھی خوب لکھی جا رہی تھیں۔

شاعری کا وہ حصہ جو غزل کے زمرے میں نہیں آتا نظم کہلاتا ہے۔نظم کے لغوی معنیٰ لڑی میں موتی پرونے کے ہیں اور چونکہ نظم میں ایک ہی مضمون قلم بند کیا جاتا ہے اس لیے اسے لڑی میں موتی پرونے سے مشابہت دی گئی ہے۔نظم کی بہت سی اصناف ہیں ۔مثلاً مثنوی ،قصیدہ،مسدس،مرثیہ،مخمس ،پابند نظم ،نظم معراء اور آزاد نظم وغیرہ۔

نظم کی ایک صنف مثنوی ہے جس میں قصہ کہانیاں منظوم لکھی جاتی ہیں۔اسی طرح قصیدہ بھی مقبول صنف ہے۔ میں کس کی تعریف کی جاتی ہے۔نظم کی یہ صنف 'مسدس' کہلاتی ہے۔ مسدس کا مطلب چھ ہوتا ہے اور قصیدہ میں بھی ہر بند چھ مصرعوں کا ہوتا ہے۔اسی لیے اسے مسدس کہا جاتا ہے۔قصیدہ گو شعراء میں مرزا رفیع سودا،ابراھیم ذوق اور مرزا غالب بہت مشہور ہوئے۔نظم کی ایک اور قسم بھی ہے جسے مخمس کہتے ہیں۔اس میں پانچ لائنیں ہوتی ہیں۔

نظم کی ایک اور صنف ہے جسے مرثیہ کہا جاتا ہے۔مرثیہ لفظ 'رثا' سے بنا ہے۔جس کا مطلب مرنے والے کو یاد کر کے رونے کے ہیں۔نظم کی اس صنف نے بھی خوب ترقی کی۔اس کے ہر بند میں چھ مصرعہ ہوتے ہیں۔میر انیس اور مرزا دبیر کے مرثیہ مسدس کی کے بہترین نمونے ہیں۔

حالی کی نظم 'مد و جزر اسلام' اور برج نارائن چکبست کی نظم 'رامائن کا ایک سین' بھی مسدس کی ہی مثال ہے۔

نظم کی پہلی صنف پابند نظم مانی جاتی ہے۔پابند نظم میں قافیہ کی پابندی ہوتی ہے اور تمام مصرعہ بھی برابر ہوتے ہیں۔نظم کی دوسری قسم نظم معراء ہے۔ایسی نظم جس کے تمام مصرعہ برابر ہوں لیکن ہم قافیہ نہ ہوں نظم معراء کہلاتی ہے۔نظم کی ایک اور بہت مقبول صنف آزاد نظم ہے جو آج کل بہت ترقی پر ہے۔اس میں نہ تو قافیہ کی پابندی ہوتی ہے نہ بحر کی ،بس وزن اس کا لازمی جز ہے ۔اس کے مصرعہ چھوٹے بڑے ہو سکتے ہیں۔

آزاد نظم کو فروغ دینے والے شعراء میں میرا جی،

راشد، فیض احمد فیض، اختر الایمان کے نام بھی قابل ذکر ہیں۔ آج کے نظم گو شعراء میں سردار علی جعفری، کیفی اعظمی، شہر یار، ندا فاضلی کے نام بھی بہت مشہور ہیں۔

دور جدید میں نظموں کی کچھ اور اقسام بھی سامنے آرہی ہیں جن میں سائنٹ بھی ہے جو چین سے مستعار لی گئی ہے۔ اس میں کل چودہ مصرعہ ہوتے ہیں۔ ایسی نظموں کے شروع کے تین بند چار چار مصرعوں کے ہوتے ہیں جس کا پہلا اور چوتھا مصرعہ ہم قافیہ اور دوسرا اور تیسرا مصرعہ ہم قافیہ ہوتے ہیں۔

بڑھتے ہوئے وقت کے ساتھ نظم کا دامن وسیع سے وسیع تر ہوتا جارہا ہے جس کی مثال اس کی بڑھتی ہوئی اقسام ہیں۔ موجودہ دور میں ہمارے شعراء ایک اور صنف استعمال کر رہے ہیں کو'ہائکو' کے نام سے متعارف ہے۔ یہ جاپانی شاعری کی صنف سخن ہے۔ اردو والے اسے اپنانے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ اس میں کل تین مصرعہ ہوتے ہیں جس کا پہلا اور تیسرا مصرعہ ہم قافیہ ہوتا ہے لیکن ابھی اس کا چلن مقبول عام نہیں ہوا۔ ہوسکتا ہے مستقبل قریب میں یہ اپنی جگہ بنالے۔

اس طرح ہمیں معلوم ہوا کہ ادب کی دیگر اصناف کی طرح نظم کا دامن بھی بہت مالا مال ہے اور اس کے ارتقا کا سفر بدستور جاری ہے۔ نئ نسل نظم کی طرف کافی تیزی سے پیر پسارتی نظر آرہی ہے اور عوام بھی اردو کی اس صنف کو کافی پسند کر رہے ہیں۔ بیسویں صدی کو اگر نظم کی صدی کہا جائے تو غلط نہ ہوگا۔

اقبال کے بعد جو نظم گو شعراء قابل ذکر ہیں ان میں اسمٰعیل میرٹھی، تلوک چندر محروم، چکبست اور اکبر الہ آبادی، وغیرہ کے نام آتے ہیں۔ نظم گو شعراء میں ایک بڑا نام نظیر اکبر آبادی کا ہے جنھوں نے اس قدر نظمیں کہیں کہ اس کی نظیر نہیں۔ ان کی شاعری کی مقبولیت کی سب سے بڑی وجہ یہ رہی کہ انھوں نے عوام کا دکھ درد، ان کے مسائل کے علاوہ آزادی کی جہدوجہد اور عالمی مسائل کو اپنا موضوع سخن بنایا۔ اس طرح بیداری کی ایک نئ لہر پیدا ہوئی۔

ان کے علاوہ نظم گو شعراء میں مجاز، جذبی، ساحر لدھانوی، اختر الایمان، احمد ندیم قاسمی، حق جونپوری وغیرہ کے نام قابل ذکر ہیں جنھوں نے نظم کو نئے نئے موضوعات دئے اور اس طرح اردو نظم کو مزید مقبولیت حاصل ہوئی۔

☆ اہم نکات

نظم کی تین اقسام ہیں۔

۱۔ پابند نظم

۲۔ نظم معراء

۳۔ آزاد نظم

☆ غور کرنے کی بات

امیر خسرو اردو کے پہلے شاعر ہیں۔ اردو کی دو اصناف ہیں۔ پہلی نثر دوسری نظم، غزل کے علاوہ تمام قسم کی شاعری نظم کی اصناف میں آتی ہے۔ آج کل سب سے زیادہ آزاد نظم پسند کی جا رہی ہے۔

☆ اپنی جانچ آپ کیجئے

☆ متن پر مبنی سوالات

۱۔ ہائکو کس ملک سے وابستہ ہے۔

الف۔ چین

ب۔ جاپان

ج۔ ہندوستان

۲۔ مسدس میں کتنے مصرعہ ہوتے ہیں۔

الف۔ پانچ

ب۔تین

ج۔چھ

۳۔عام طور پر نظم کی کتنی اقسام ہیں۔

الف۔چار

ب۔پانچ

ج۔تین

☆ مختصر جواب والے سوال

سوال ۱۔امیر خسرو کس زبان کے شاعر ہیں؟

سوال ۲۔آزاد نظم کی کیا پہچان ہے؟

سوال ۳۔مسدس اور مخمس میں فرق بتائیے۔

سوال ۴۔ہائیکو کس ملک کی صنف ہے؟

☆ طویل جواب والا سوال

سوال۔نظم کی تعریف کیجیے اور اس کی اقسام بیان کرتے ہوئے کسی ایک قسم پر مفصل روشنی ڈالئے اور مثال کے طور پر نظم بھی لکھیے۔

☆ ادب سے لگاؤ

سوال۔اپنے پسندیدہ نظم گو شاعر کی تصویر بنائیے۔